جمعرات
۱۶۔ جون ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۳۳ | جمعرات ۔ ۵۔ محرم ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۱۶۔ احسان ۷۳ ۱۳ھش ' ۱۶۔ جون ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی سعادت یہ ہے کہ تدبیر سے پہلے دعا کرے

دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں۔ اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے۔ اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جبتک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان' محبت' اطاعت' بیعت' اعتقاد' مریدی اور (دین حق) کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں' موت کس وقت آجاوے' لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جبتک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۱۶)

غیبتوں کو چھوڑ دو اور بغض' کینہ و بد صحبتوں سے بچو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے' نہیں مرتے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلی پرہیز کرو۔ اور بالکل الگ تھلگ رہو۔ اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔ میری نہ کوئی جائیداد مشترکہ ہے۔ نہ کوئی مکان مشترکہ ہے۔ میرا کوئی معاملہ دنیا کا کسی سے مشترکہ نہیں۔ اسی طرح میں اوروں پر قیاس کرتا ہوں کہ وہ بھی یہاں آکر الگ تھلگ ہوں گے۔ اور اگر کچھ معمولی سی شراکت ہو گی بھی تو کوشش کرنے سے بالکل الگ رہ سکتے ہیں۔ انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے۔ جو لڑکے دوسروں کی نکتہ چینیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کسی میں کوئی غلطی دیکھو تو خدا تعالیٰ سے اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق مانگو۔

یاد رکھو اللہ کریم (توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے) معاف کر دیتا ہے۔ جب تک انسان اپنا نقصان نہ اٹھائے اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کرے کسی دوسرے کو سکھ نہیں پہنچا سکتا۔ بد صحبتوں سے بکلی کنارہ کش ہو جاؤ۔ خوب یاد رکھو کہ چوہڑی یا لوہار کی بھٹی میں یا کسی عطار کی دوکان کے پاس بیٹھنے سے ایک جیسی حالت نہیں رہا کرتی۔ ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ۔ کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہو گا۔ اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے۔ اور یہ ایک بہت بڑی بد اخلاقی ہے۔ اور مردار کھانے کے مانند

باقی صفحہ ۷ پر

ولادت

○ مکرم رضوان لطیف صاحب اسسٹنٹ انجینئر پاکستان ریلوے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹۔ اپریل ۹۴ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام "حانیہ لطیف" عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما سابق مربی مشرقی افریقہ کی پوتی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کی نواسی اور حضرت عبد الرحیم صاحب شرما (رفیق بانی سلسلہ) کی پڑپوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ عزیزم مکرم ہدایت اللہ صاحب جاوید ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سٹیشن ماسٹر گولیکی حال ربوہ کی بائیں آنکھ کا اپریشن ۱۶-۶-۹۴ کو لندن میں ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبد الرحمان صاحب جگر خراب ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

بجلی بند رہے گی

○ آج مورخہ ۱۶-۶-۹۴ کو صبح ۶ سے ۱۱ بجے تک بجلی کی رو بند رہے گی۔

(دفتر واپڈا۔ ربوہ)

آج دنیا غیر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کیلئے ترس رہی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغاسیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۶- احسان ۱۳۷۳ ھش ۱۶- جون ۱۹۹۴ء

صبر سے قربانیاں دیں

قربانی دینا آسان بھی ہو سکتا ہے اور مشکل بھی۔ لوگ کسی نظریہ کی خاطر ہنستے مسکراتے سولی پر چڑھ جاتے ہیں۔ اپنا مال قربان کر دیتے ہیں عزت کو داؤ پر لگا دیتے ہیں وقت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن قربانی بھی دو طرح کی ہے۔ ایک لمحاتی اور ایک مسلسل۔ لمحاتی قربانی کا دینا آسان ہے اور مسلسل قربانی کا دینا دشوار اور صبر آزما ثمرات تو دونوں قسم کی قربانیوں کے عظیم ہیں کیونکہ قربانی آخر قربانی ہے لیکن مسلسل قربانی جو دشوار بھی ہے اور صبر آزما بھی توجہ کو زیادہ کھینچتی ہے۔

قربانی کے لئے انسان پہلے بھی سوچتا ہے اور قربانی کے دوران بھی۔ اور اس کی یہ سوچ اس کے عزم کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیتی ہے۔ چنانچہ قربانی دراصل وہی قربانی ہے جو سوچ سمجھ کر دی جاتی ہے۔ جس کے لئے دل میں جذبہ پیدا ہوا اور یہ جذبہ عزم کی صورت میں ظاہر ہو۔ بنیاد ان سب باتوں کی وہ نظریہ ہوتا ہے جس کے لئے قربانی کی جاتی ہے۔ یا مقصد ہوتا ہے جس کے لئے انسان سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

ہمارا مقصد دنیا بھر کے دل جیتنا ہے۔ ایسا کرنے کے لئے۔ یا اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے۔ قربانی کرنی پڑے گی۔ چنانچہ گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت (آپ کے مقاصد دینیہ کی تکمیل کے لئے ہماری دلی دعائیں ہیں) نے فرمایا تھا کہ دنیا کے دل جیتنے کے لئے صبر سے قربانی دینی ہوگی۔ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ قربانی دینی ہوگی اور دوسری یہ کہ یہ قربانی مسلسل کی جائے گی اور ہمیں صبر کے ساتھ قربانی دینی ہوگی۔ دنیا بہت وسیع ہے۔ اور مختلف الخیال لوگوں کے دل جیتنے میں وقت لگے گا۔ اگر ہم آغاز کر کے کام کو چھوڑ دیں تو بات نہیں بنے گی۔ ہمیں اس کام میں لگے ہی رہنا ہے۔ کام میں لگے رہنا بذات خود ایک قسم کی قربانی ہے۔ لیکن جو کام مشکل ہو اس کا کرنا اور کرتے رہنا صبر مانگتا ہے۔ اس صبر کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی گئی ہے۔

ہمیں ہمارا مقصد بتایا گیا ہے۔ یعنی دنیا بھر کے دل جیتنا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور کوشش کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں توفیق دے کہ ہم صبر کے ساتھ اس کام میں لگے رہیں۔ اس میں ہماری بھی بھلائی ہے اور دنیا کی بھی۔ یہی کوشش دنیا کو ایک مرکز پر اکٹھا کرے گی۔ اور آپس میں محبت بڑھا کر معاشرہ کو حسین سے حسین تر بنائے گی۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا ہے کہ ہم یہ اصول جاری رکھیں گے اور لازماً اس کے ثمرات حسنہ حاصل کریں گے۔

آیئے ہم صبر سے قربانیاں بھی دیں اور اس کے ثمرات حسنہ کی امید بھی رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے کی گئی کوششوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

پھٹ گئے ہیں نچھ اس طرح سب لوگ
اتحاد ان کا معجزہ ہوگا
سر پھٹول پہ بات آئی ہے
قتل سے بڑھ کے اور کیا ہوگا

ابوالاقبال

روانگی

دنیا کی ہر اک شے پہ ہیں ظلمات کے آثار
ہر ذرۂ ہستی ہے بصد شوق گنہگار
باطل ہے حقیقت سے پھر آمادۂ پیکار

باطل کی بغاوت کو مٹانے کو چلا ہوں
دنیا کو رہ راست پہ لانے کو چلا ہوں

ہر آنکھ میں پلتے ہیں وفا سوز نظارے
ہر ایک جبیں میں ہیں تباہی کے اشارے
ہر دل میں دہکتے ہیں عداوت کے شرارے

اس آگ کے شعلوں کو بجھانے کو چلا ہوں
دنیا کو رہ راست پہ لانے کو چلا ہوں

ہر سمت مسلط ہیں خیانت کی گھٹائیں
ہیں کذب در آغوش زمانے کی فضائیں
ہر شے پہ ہیں اوہام کی دھندلی سی ردائیں

اوہام کی بنیاد ہلانے کو چلا ہوں
دنیا کو رہ راست پہ لانے کو چلا ہوں

اللہ رے کس درجہ ہے مغرور زمانہ
گویا ہے کسی سحر سے مسحور زمانہ
ہے بادۂ پندار میں مخمور زمانہ

میں اس کا سرِ ناز جھکانے کو چلا ہوں
دنیا کو رہ راست پہ لانے کو چلا ہوں

انوار سے بھرپور مرا دیدۂ بینا
دل ہے مرا اسرارِ حقیقت کا خزینہ
جینے کا مجھے ڈھب ہے تو مرنے کا قرینہ

میں زندگی و مرگ سکھانے کو چلا ہوں
دنیا کو رہ راست پہ لانے کو چلا ہوں

(نور فطرت)
نسیم سیفی

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

طہارتِ نفس

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی پاک سیرت پر قلم اٹھانا کوئی آسان کام نہیں۔ اسی لئے میں نے ابتداء میں ان مشکلات کو بیان کر کے بتایا تھا کہ سیرت تین طرح لکھی جا سکتی ہے۔ تواریخ سے 'احادیث سے' قرآن کریم سے' اور میں نے بتایا تھا کہ سردست میں احادیث سے اور پھر احادیث میں سے بھی جو سیرت بخاری سے معلوم ہوتی ہے وہ اس جگہ درج کروں گا۔ میں نے سیرت کے عام ابواب پر بحث کرنے کے بعد لکھا تھا کہ سیرت انسانی کے تین حصے ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ خدا تعالیٰ سے تعلقات کے متعلق ہو۔ جس کا نام میں نے اخلاص باللہ رکھا تھا اور دوسرا جو خود اپنے نفس کے متعلق ہو اس کا نام طہارت نفس مناسب معلوم ہوتا ہے اور چونکہ اخلاص باللہ کا حصہ میں ختم کر چکا ہوں اس لئے اب دوسرے حصے کو شروع کیا جاتا ہے جو طہارت نفس کے ہیڈنگ کے ماتحت ہوگا۔

بدی سے نفرت طہارت نفس کے باب میں سب سے پہلے میں اس بات کے متعلق شہادت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بدی سے سخت نفرت تھی۔ اگرچہ بظاہر یہ بات کوئی عجیب نہیں معلوم ہوتی اور سوال اٹھتا ہے کہ آپ کو بدی سے کیوں نفرت نہ ہوتی۔ جب ایک عظیم الشان قوم کے آپ رہبر اور ہادی تھے۔ اور ہر وقت اپنے متبعین کو بدیوں سے روکتے رہتے تھے۔ اور جس کا کام رات دن یہی ہو کہ وہ لوگوں کو بدیوں سے روکے اور امر بالمعروف کرے اسے تو اپنے اعمال میں بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔ ورنہ اس پر الزام آتا ہے اور لوگ اسے طعنہ دیتے ہیں کہ تم دوسروں کو منع کرتے رہو اور خود ایسے کام کو کرتے ہو۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو دنیا میں وعظ کہنے والے تو بہت ملتے ہیں مگر ایسے واعظ جو اپنے نمونہ سے دنیا میں نیکی پھیلائیں بہت کم ہیں۔ ایسے واعظ تو اس وقت بھی ہزاروں ہیں۔ جو لوگوں کو پاکیزگی اور انقطاع الی اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ لیکن کیا ایسے لوگوں کی بھی کوئی کثیر جماعت پائی جاتی ہے۔ جو خود عمل کر کے لوگوں کے لئے خضر راہ بنیں۔ (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے اور بالکل سچ کہا ہے کہ

ہر کسے ناصح برائے دیگراں

ہر ایک دوسروں کے لئے ناصح ہے اپنے نفس کا حال بھلائے ہوئے ہے۔

پھر ایک شاعر کہتا ہے ۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

یہ واعظ جو محراب و منبر پر جلوہ افروز ہو کر لوگوں کے لئے ناصح بنتے ہیں۔ جب خلوت میں جاتے ہیں تو ان کے اعمال بالکل اور ہی ہوتے ہیں اور ان اعمال کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ جن کا وعظ وہ کیا کرتے تھے۔ اس وقت کو دیکھو قرآن شریف کو ہاتھ میں لے کر خشیت الٰہی کے وعظ بڑے زور سے کہتے ہیں۔ لیکن خود خدا کا ڈر نہیں کرتے۔ پادری انجیل سے یہ روایت لوگوں کو سناتے ہیں۔ کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی تیری ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری بھی پھیر دے۔ لیکن دولت مند پادری موجود ہیں۔ پھر ان میں سے کتنے ہیں جو ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسری پھیر دیں تو درکنار دوسرے مذاہب کے بانیوں کی نسبت بدگوئی میں ابتدا سے ہی بچتے اور پرہیز کرتے ہوں۔ پنڈت دان اور پن کے متعلق طول طویل کتھائیں پڑھ کر لوگوں کو اس طرف مائل کرتے ہیں۔ مگر اپنے آپ کو ہر قسم کے دان پن سے بری سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ جب روزانہ زندگی کا مشاہدہ کیا جائے۔ تو اکثر واعظ ایسے ہی ملتے ہیں جو کل پند و نصائح کو دوسروں کے لئے واجب عمل قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے نفوس کو بنی نوع انسان سے خارج کر لیتے ہیں اور ایسے بہت ہی کم ہیں کہ جن کا قول و فعل برابر ہو۔ اور وہ لوگوں کو نصیحت کرتے وقت ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی ملامت کرتے جائیں۔ بلکہ لوگوں کو کہنے سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کریں۔ پس گو یہ بات بظاہر بالکل معمولی معلوم ہوتی ہے کہ واعظ تو بدیوں سے بچتے ہی ہوں گے لیکن دراصل یہ ایک نہایت مشکل اور کٹھن راستہ ہے۔ جس پر چل کر بہت کم لوگ ہی منزل مقصود کو پہنچتے ہیں۔ اور ابتدا دنیا سے آج تک جس قدر واعظ ایسے گزرے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ دوسروں کو کہا اس پر خود بھی عامل ہوئے۔ ان کے سردار اور رئیس آنحضرت ﷺ تھے۔ آپ کی ساری زندگی میں ایک بات بھی ایسی نہیں ملے گی کہ آپ کی اور دوسروں کی مصلحتیں ایک ہی ہوں۔ مگر پھر بھی آپ نے اور حکم دیا ہو اور اپنے لئے کچھ اور ہی تجویز کر لیا ہو۔

بعض اوقات خود صحابہؓ چاہتے تھے کہ آپ آرام فرمائیں اور اس قدر محنت نہ کریں لیکن آپ قبول نہ فرماتے اگر لوگوں کو عبادت الٰہی کا حکم دیتے۔ تو خود بھی کرتے۔ اگر لوگوں کو بدیوں سے روکتے۔ تو خود بھی رکتے۔ غرضیکہ آپ نے جس قدر تعلیم دی ہے ہم بغیر کسی فکر کے انکار کے خوف سے کہہ سکتے ہیں کہ اس پر آپ عامل تھے اور شریعت اسلام کے جس قدر احکام آپ کی ذات پر وارد ہوئے تھے۔ سب کو نہایت کوشش اور تعہد کے ساتھ بجا لاتے۔ مگر اس وقت جس بات کی طرف خاص طور سے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ بدی سے نفرت ہے۔

اعمال بد تو انتہائی درجہ ہے۔ ادنیٰ درجہ تو بد اخلاقی اور بدکلامی ہے جس کا انسان مرتکب ہوتا ہے۔ اور جب اس پر دلیر ہو جاتا ہے۔ تو پھر اور زیادہ جرات کرتا ہے۔ اور بد اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے لیکن جو شخص ابتدائی نقائص سے ہی پاک ہو وہ دوسرے سخت ترین نقائص اور کمزوریوں میں کب مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور میں اللہ کے فضل سے آگے جو کچھ بیان کروں گا اس سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ کیسے پاک تھے اور کس طرح ہر ایک نیکی میں آپ دوسرے بنی نوع پر فائق و برتر تھے۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نہ بدخلق تھے نہ بدگو اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں بہتر وہی ہیں جو تم میں سے اخلاق میں افضل ہیں۔

اللہ اللہ کیا پاک وجود تھا۔ آپ حسن اخلاق برتتے تب لوگوں کو نصیحت کرتے آپ بدکلامی سے بچتے تب دوسروں کو بھی اس سے بچنے کے لئے حکم دیتے اور یہی وہ کمال ہے کہ جس کے حاصل ہونے کے بعد انسان کامل ہو سکتا ہے۔ اور اس کی زبان میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ اب لوگ چلا چلا کر مر جاتے ہیں کوئی سنتا ہی نہیں۔ نہ ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے نہ کوشش میں برکت۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ خود عامل نہیں ہوتے۔ لوگوں کو کہتے ہیں مگر رسول کریم ﷺ خود عامل ہو کر لوگوں کو تبلیغ کرتے۔ جس کی وجہ سے آپ کے کلام میں وہ تاثیر تھی کہ ۲۳۔ سال میں لاکھوں آدمیوں کو اپنے رنگ میں رنگین کر لیا۔

عبداللہؓ بن عمر کے اس قول اور شہادت کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اول تو وہ ہر وقت رسول کریم ﷺ کی صحبت میں رہتے تھے۔ اور جو اکثر اوقات ساتھ رہے اسے بہت سے مواقع ایسے مل سکتے ہیں کہ جن میں وہ دیکھ سکتا ہے کہ اس شخص کے اخلاق کیسے ہیں۔ کبھی کبھی ملنے والا تو بہت سی باتیں نظر انداز بھی کر جاتا ہے بلکہ کسی بات پر بھی یقینی شہادت نہیں دے سکتا لیکن جنہیں ہر وقت کی صحبت ہو اور ہر مجلس میں شریک ہوں وہ خوب اچھی طرح اخلاق کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ پس عبداللہؓ بن عمر جو ان صحابہ میں سے تھے جنہیں حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا خاص موقعہ ملتا تھا اور جو آپ کے کلام کے سننے کے نہایت شائق تھے۔ ان کا ایسی گواہی دینا ثابت کرتا ہے کہ درحقیقت آپ کوئی ایسی شان رکھتے تھے کہ عسر و یسر میں اپنے اخلاق کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پیش کرتے تھے۔ ورنہ کبھی تو آپ کے ہر وقت کے ہم صحبتوں کو ایسا موقعہ بھی پیش آتا کہ جس میں آپ کو کسی وجہ سے چیں بر جبیں دیکھتے لیکن ایسے موقعہ کا نہ ملنا ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اخلاق نہایت اعلیٰ اور ارفع تھے۔ اور کوئی انسان ان میں نقص نہیں بتا سکتا تھا۔

(سیرت خیر الرسل ص ۱۰۸)

ہماری تاریخ

جماعت احمدیہ کی طرف سے امریکہ اور برطانیہ میں باؤنڈری لٹریچر اور اس کے ماہر کا تلاش ابھی ابتدائی مراحل میں ہی تھا کہ پنجاب مسلم لیگ نے تجویز کیا کہ پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب وکیل کے فرائض انجام دیں۔ پنجاب مسلم لیگ نے دہلی میں قائداعظم کی خدمت میں اپنی رائے کی اطلاع دی۔ جس پر قائداعظم کی خصوصی ہدایت پر نواب زادہ لیاقت علی خاں نے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو تار دیا کہ قوم کو آپ کی خدمات کی ضرورت ہے آپ فوراً قائداعظم سے ملیں۔ چوہدری صاحب موصوف ان دنوں حضرت امام جماعت الثانی کی اجازت خاص سے نواب سر حمید اللہ خاں صاحب والئی بھوپال کے آئینی مشیر کی حیثیت سے بھوپال میں مقیم تھے۔ اور عنقریب ریاستوں کے آئینی مستقبل کی وضاحت کے لئے انگلستان روانہ ہو رہے تھے' چنانچہ ملت اسلامیہ کا یہ نڈر' جانباز اور قابل فخر سپاہی جو ۱۹۲۷ء میں مسلم آؤٹ لک کے مشہور مقدمے ناموس رسولؐ کی شاندار وکالت کرنے کے بعد سے اب تک

باقی صفحہ ۶ پر

چوہدری خالد سیف اللہ خان

دنیا کی عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کائنات کب سے ہے۔ زمین کب وجود میں آئی۔ اس میں حیات کب پیدا ہوئی۔ انسان نے کب جنم لیا۔ زمین کا انجام کیا ہے۔ اس کا خاتمہ کب اور ایسے ہو گا۔ یہ وہ چند سوالات ہیں جو ہمیشہ سے انسان کی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں اور فلاسفر اور سائنسدان ان گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ جوں جوں انسان کا علم ترقی کرتا گیا متعدد نظریات قائم ہوتے اور تبدیل ہوتے رہے۔ اس مقالہ کا مقصد سائنس اور قرآن و حدیث اور تحریرات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی روشنی میں ان سوالوں کا جواب تلاش کرنا ہے۔

عمرِ زمین از روئے سائنس۔ زمین کی عمر کے متعلق سائنسدانوں کے مختلف نظریات

Mr. W. Maxwell Reed اپنی کتاب The stars for sam میں زمین کی عمر کے بارہ میں مختلف نظریات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ ہے ہماری زمین کی قدیم تاریخ۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بہت کچھ جان لینے کے باوجود ہم ابھی کچھ بھی نہیں جانتے۔ ہم سب کے سب زمین کے حال اور مستقبل کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کبھی ان معلومات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نئے حقائق کی روشنی میں پرانے نظریات کو خیرباد کہنا پڑتا ہے"

پھر لکھتے ہیں:۔

ہماری زمین کی پیدائش کسی ایسے حادثے کا نتیجہ ہے جب آج سے تقریباً دس ارب سال پہلے سورج کسی دوسرے ستارے کے ساتھ ٹکرا گیا یا دونوں اس قدر قریب سے گزرے کہ سورج متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا (اور زمین سورج سے علیحدہ ہو کر گردش کرنے لگ پڑی۔)

جارج گیمو Georg Gamow نے اپنی کتاب Biography of Earth میں لکھا ہے کہ زمین سورج کے بطن سے دو ارب سال پہلے پیدا ہوئی۔ سید محمد تقی صاحب اپنی کتاب "روح اور فلسفہ" میں زمین کی عمر کے بارہ میں مختلف نظریات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حیات کی عمر سے متعلق اب سے کچھ پہلے تک قیاس یہ تھا کہ وہ اسی کروڑ سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ لیکن جدید تحقیقات کی بناء پر حیات کی عمر اس سے بہت زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ اڈنبرا یونیورسٹی کے پروفیسر آرتھر ہومس نے بتایا کہ حیات کی عمر لگ بھگ تین ارب سال ہے---- اب تک حیاتیات کی نصابی کتابوں میں آغاز حیات کی عمر پچاس کروڑ یا زیادہ سے زیادہ اسی کروڑ بتائی جاتی تھی اور کائنات کی عمر دو ارب سال مگر تازہ انکشافات سے معلوم ہوتا ہے کہ حیات کی عمر تین ارب سال اور غالباً پانچ یا دس ارب کے درمیان یا اس سے بھی زیادہ ہو گی"۔

الغرض سائنسدانوں نے زمین پر زندگی کی عمر دو ارب سے دس ارب سال کے درمیان بیان کی ہے۔

سائنسدانوں نے زمین کی عمر کے اندازے کس طرح لگائے؟

یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ سائنسدانوں نے زمین کی عمر کے اندازے لگائے ہیں۔ اختصار کے ساتھ دو اہم ترین ذرائع کا یہاں ذکر کر دینا مناسب ہو گا۔

ا۔ سمندروں کی عمر:۔ سمندر ہماری زمین کے تقریباً تین چوتھائی حصوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ سمندر کا پانی نمکین ہوتا ہے لیکن کم لوگوں نے اس پر غور کیا ہو گا کہ یہ نمک ان ہی دریاؤں کا لایا ہوا ہے جن کے پانی کو ہم شیریں کہتے ہیں۔ سمندر کا پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے لیکن نمک سمندروں ہی میں رہ جاتا ہے۔ اس طرح ہر سال سمندر کے پانی میں نمک کی مقدار بڑھتی جاتی ہے۔ ہمارے سمندروں میں اس وقت جتنا نمک موجود ہے وہ انتہائی مقدار کا تقریباً دسواں حصہ ہے اور اس کا وزن تقریباً چالیس لاکھ ارب ٹن ہے۔ دنیا کے تمام دریا ہر سال تقریباً چالیس کروڑ ٹن نمک مختلف سمندروں میں لا ڈالتے ہیں۔ اگر ہم سمندروں کے کل نمک اور ہر سال کے اضافہ کا مقابلہ کریں تو سمندروں کی عمر تقریباً ڈیڑھ ارب سال بنتی ہے۔

۲۔ چٹانوں کی عمر:۔ اللہ تعالیٰ نے چٹانوں میں اپنی ایک گھڑی چھپا رکھی ہے جسے دیکھ کر ماہرین ارضیات زمین کی عمر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ گھڑی یہ ہے کہ کچھ چٹانوں میں Thorium اور Uranium کے Radio Active Elements پائے جاتے ہیں جو "الفاذرات" بڑی تیزی سے اپنے چاروں طرف پھیلاتے ہیں۔ ان ذرات کے جدا ہونے کی وجہ سے یہ تابکار عناصر بالآخر سیسہ (Lead) میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایک معینہ مدت میں ان خارج ہونے والے "الفاذرات" کی مقدار کا اندازہ ایک نہایت حساس آلہ "گیگر کاؤنٹر" کے ذریعہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ ایک ایک ذرہ کے اخراج کو ریکارڈ کرتا رہتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یورینیم کی کسی بھی مقدار کو اس انتشار اور تبدیلی کی وجہ سے نصف رہ جانے میں ساڑھے چار ارب سال لگتے ہیں۔ اسی طرح تھوریم کی مقدار کو نصف رہنے میں ساڑھے سولہ ارب سال لگنے چاہئیں۔ سائنسدانوں کے نزدیک دنیا میں کسی بھی چیز کی عمر دریافت کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں۔

اب ان چٹانوں کا معائنہ کرنے سے جن میں یورینیم اور تھوریم پایا جاتا ہے یہ دیکھ کر کہ ان میں بچا کھچا سیسہ کتنی مقدار میں ہے ان چٹانوں کی عمر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو اندازہ اس طرح پر لگایا گیا ہے وہ تقریباً دو ارب سال بنتا ہے۔

قرآن مجید کی رو سے ایک زمینی دور پچاس ہزار سال کا ہوتا ہے اور اس کا آخری سات ہزار سالہ حصہ دور انسانیت یا دور نبوت کہلاتا ہے۔

چنانچہ سورۂ معارج میں آتا ہے کہ سائل پوچھتا ہے کہ دنیا کو ختم کر دینے والا اٹل عذاب کب آئے گا؟ جس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عذاب ذوالمعارج خدا تعالیٰ کی طرف سے آ کر رہیگا۔ کب آئے گا؟ اس کے جواب میں ارشاد ہوا یعنی عام فرشتے اور کلام الٰہی لانے والے فرشتے اس خدا کی طرف اتنی مدت میں چڑھا کرتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ایک زمینی دور کا خاتمہ پچاس ہزار سال کے بعد ہوتا ہے۔ یعنی ہر پچاس ہزار سال کے بعد دنیا کا نظام چلانے والے اور کلام الٰہی لانے والے فرشتے اپنے فرائض سرانجام دے کر خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ جایا کرتے ہیں۔ فرشتوں کی ڈیوٹی یا شفٹ تبدیل ہوتی ہے۔ پہلے دور کے فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں اور دوسرے دور کے فرشتے چارج سنبھال لیتے ہیں۔

اس آیت کی تشریح میں پرانے مفسرین اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہی لکھی ہے۔ یعنی اس دور کی جس کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"صلحاء اور اولیاء نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچ ہزار سال کی عمر قرار دی ہے۔ مگر اندازے الگ الگ حساب سے ہوتے ہیں۔ پس یہ اختلاف کوئی نہیں۔ آدم علیہ السلام کی نسل سے سلسلہ انبیاء کی عمر ممکن ہے سات ہزار سال ہو۔ اور طبقات الارض کے اندازے کے لحاظ سے دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہو۔ پس یہ کوئی اختلاف نہیں"۔

حضرت صاحب کی اس تشریح سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا ایک دور پچاس ہزار سال کا اور اس دور کے آدم سے لے کر اس کے خاتمہ تک کا عرصہ سات ہزار سال ہوتا ہے۔

دور کے خاتمہ کا حال

اس سورہ معارج میں آگے چل کر دور کے خاتمہ کا حال بیان ہوا ہے۔ اور ان خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں آخری زمانہ کے انسان مبتلا ہوں گے اور جو خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہوں گے۔ ان سب امور کو بیان کرنے کے بعد سورہ کے آخر میں فرمایا (-------) کہ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ ہے تفصیل اس دور کے خاتمہ کی جس کے بارہ میں سائل نے سوال کیا تھا۔

پچاس ہزار سالہ زمینی دور کے خاتمہ کا حال بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ اس کا خاتمہ شدید شعلہ والے عذاب سے ہو گا۔ آسمان کا رنگ پگھلائے ہوئے تانبہ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔ کوئی شخص اس سے بھاگ کر بچ نہیں سکے گا۔

ان آیات کی تشریح میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

"یعنی ایسی ایسی ایجادیں نکل آئیں گی جیسے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کہ جس کے گرنے سے پہاڑوں جیسی مضبوط چیز بھی روئی کے گالوں کی طرح اڑ جائے گی"۔

ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ ایک ماہر کے اندازے کے مطابق اس وقت بھی دنیا میں اتنے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں کہ جو ساری دنیا کی مکمل تباہی کے لئے کافی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا قرآن مجید کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔

دور انسانیت سات ہزار سال کا ہوتا ہے

پچاس ہزار سالہ "زمینی دور" کے آخری سات ہزار سالہ حصہ کو دور انسانیت یا دور نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ آخری سات ہزار سال ظہور آدم سے لے کر اس دور کے خاتمہ تک ہوتے ہیں:۔

پچاس ہزار سالوں کے ابتدائی تنتالیس ہزار سالوں میں زمین روئیدگی سے تقریباً خالی ہو جاتی ہے اور ہزاروں سالوں کے بعد آہستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہستہ زندگی کے قیام اور انسان کی رہائش کے قابل ہوتی ہے۔ گزشتہ دور کے خاتمہ پر جو اکا دکا انسان استثنائی طور پر دنیا کے کسی حصہ میں جان سے بچ جاتے ہیں وہ اس عذاب اور اس کی مسموم فضا سے ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج ہو جاتے ہیں اور انسان کہلانے کے قابل نہیں رہتے۔ پیدائش انسانی کا سلسلہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ اگر کہیں کوئی بچہ جنم بھی لے تو وہ بھی مسموم فضا سے متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایٹم بم کے اثرات بھی ایسے ہی بیان کئے جاتے ہیں۔

حیوانات اس صدمہ سے پہلے نجات حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ درندوں سے بچنے کے لئے وہ نامکمل انسان غاروں میں رہنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایک وقت کے بعد خدا کی رحمت پھر جوش میں آتی ہے اور ان کے قویٰ ترقی کرنے لگتے ہیں اور مسموم فضا کے اثرات دور ہونا شروع ہوتے ہیں اور جب وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ مل جل کر رہ سکیں تو اللہ تعالیٰ آدم کو زمین میں اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہے۔ وہ انہیں وحدانیت کا ابتدائی درس دیتے ہیں۔ غاروں سے باہر نکال کر معاشرہ کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ عربی زبان اور زراعت کا علم سکھاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس کے بعد انسان دوبارہ تیزی سے ترقی کی منازل طے کرنے لگ پڑتا ہے۔

ایک دن خدا کا ایسا ہے جیسا کہ تمہارا ہزار برس۔ ہے پس چونکہ دن سات ہیں اس لئے اس آیت میں دنیا کی عمر سات ہزار برس قرار دی ہے۔ لیکن یہ عمر اس آدم کے زمانہ سے ہے جس کی ہم اولاد ہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ کون تھے اور کس قسم کے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات ہزار برس میں دنیا کا ایک دور ختم ہوتا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں آ چکے ہیں۔ اس حساب سے انسانی نوع کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گزر چکے ہیں اور ایک ہزار برس باقی ہیں"۔

ایک لاکھ آدم گزرے ہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:-

"اس موقعہ پر حضرت محی الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ابن عربی کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ کی جلد ۳ میں بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں۔ پھر انہوں نے دو شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا۔ وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا۔ (-------) یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو۔ وہ فرماتے ہیں مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا۔ اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ داووں میں سے ہوں میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے کتنا عرصہ گزر چکا ہے؟ اس نے کہا کہ چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ میں نے کہا زمانہ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گزرا۔ اس نے کہا تم کس آدم کا ذکر کرتے ہو؟ کیا اس آدم کا جو تمہارے قریب ترین زمانہ میں ہوا ہے یا کسی اور آدم کا۔ وہ کہتے ہیں اس پر معاً مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں اور میں نے یہ سمجھا کہ میرے یہ جد اکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۲۹ صفحہ ۵۴۹)

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ کشف بتا رہا ہے کہ بیت اللہ نہایت قدیم زمانہ سے دنیا کا مرکز اور لوگوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ بنا رہا ہے اور اسی طرح یہ دنیا بھی لاکھوں سال سے چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ آج سے ہزار ہا سال قبل بھی لوگ اس مقدس گھر کا اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج (-) بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ یہی حقیقت قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے کہ یہ بیت العتیق ہے جو زمانہ قدیم سے خدا تعالیٰ کے انوار و برکات کا تجلی گاہ ہے اور قیامت تک دنیا کو ایک مرکز پر متحد رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا"۔ مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا صرف چھ ہزار برس سے ہی قائم نہیں بلکہ زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے اور ایک لاکھ دور گزر چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی حکمت ازلی نے یہ چاہا ہے کہ خانہ کعبہ جب تک زمین پر قائم ہے انسانیت کے ہر دور میں اپنے موجودہ مقام پر ہی قائم رہے۔ اس طرح اس قطعہ ارضی کو اپنی خاص الخاص برکات اور تقدس سے نوازا ہے جس کی کوئی مثال اور نظیر اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔

دنیا کی عمر الغرض اگر ایک لاکھ دور گزرے ہوں اور ہر دور قرآن کریم کے مطابق پچاس ہزار سال کا ہو تو زمین پر انسانی زندگی کی عمر اب تک پانچ ارب سال بنتی ہے۔ اور حیوانات اور نباتات کی عمر اس سے زائد ہو گی چونکہ زمین کو ٹھنڈا ہونے اور آبادی کے قابل ہونے کے لئے بھی ایک طویل عرصہ درکار تھا لہذا زمین کی عمر نباتات کی عمر سے زائد ہونی چاہئے۔ ظاہر ہے کہ کائنات کی عمر زمین کی عمر سے بھی زائد ہو گی۔

ہمارے زمینی دور کے جب ابتدائی تنتالیس ہزار سال گزر گئے تو آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ۴۷۳۹ سال گزرے ہیں۔ گویا ہمارے پچاس ہزار سالہ دور میں سے ۴۹۱۱۷ سال اور دور نبوت سے یا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اب تک ۶۱۱۷ سال گزر چکے ہیں اور ہمارے دور کے خاتمہ میں تقریباً نو سو سال باقی ہیں گویا ہم دنیا کے آخری دنوں میں سے گزر رہے ہیں۔

وحدت اور کثرت کے دور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت اور کثرت کے بھی دور ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے لیکن اب کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئے گا مگر ایسا وقت ضرور آنے والا ہے۔ یہ اس کے آگے ایک کرشمہ قدرت ہے وہ چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۹۳)

پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر۔ یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن کریم نے (-) سکھایا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ انسان سے پہلے کیا کیا خدا نے بنایا مگر اس قدر ہم جانتے ہیں کہ خدا کی تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئیں اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے مگر قدامت شخصی ضروری نہیں"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۶۹)

پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"اگرچہ (دین حق) بھی مخلوق کی نوعی قدامت کا قائل ہے۔ مگر (دین حق) کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر ایک چیز مخلوق ہے اور ہر ایک چیز خدا کے سہارے سے قائم اور موجود ہے اور نیز (دین حق) اس بات کا قائل ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا جو خدا کے ساتھ کوئی نہ تھا اور صرف وحدت اپنا جلوہ دکھلا رہی تھی کہ خدا ایک پوشیدہ خزانے کی طرح تھا۔ پھر خدا نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں تو اس نے اپنی شناخت کیلئے انسان کو پیدا کیا مگر ہم نہیں جانتے کہ کتنی دفعہ وحدت الٰہی کا زمانہ آ چکا ہے۔ اس کا علم خدا کو ہے۔ لیکن جیسا کہ دوسری صفات ہمیشہ کے لئے معطل نہیں رہ سکتیں ایسا ہی وحدت الٰہی کی صفت بھی ہمیشہ معطل نہیں رہتی اور کبھی کبھی اس کا دور آ جاتا ہے۔ اور کبھی ذات الٰہی دنیا کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اور کبھی پیدا کرنا کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں صفات اس کی ہیں۔ اس لئے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ خدا ہر ایک جاندار کو ہلاک کریگا یہاں تک کہ آسمان اور زمین کا بھی ایسے طور پر تختہ لپیٹ دیگا جیسا کہ ایک کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں تعطل صفات کا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بعض صفات کی جب تجلی ہوتی ہے تو دوسری صفات جو ان کے مقابل پر ہیں اور ان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں وہ کسی دوسرے وقت میں ظاہر ہوتی ہیں اور اس وقت کی منتظر رہتی ہیں۔ اور یہ ایک سلسلہ قدرت کا واقعی ہے جس سے اہلاک کے بعد احیاء لازم پڑا ہوا ہے۔ پس انہی معنوں سے ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ وہ قدیم سے محی بھی ہے اور ممیت بھی ہے اور کوئی صفت اس کی ایسی نہیں ہے کہ پہلے تھی اور اب نہیں ہے یا اب ہے اور پہلے نہیں تھی۔

غرض ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ مزاحمت نہیں رکھتی۔ محض اسی کی ذات قائم بنفسہ اور ازلی ابدی ہے اور باقی سب چیزیں ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت ہیں اور یہی خالص توحید ہے جس کے مخالف عقیدہ رکھنا سراسر شرک ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۹)

(ماہنامہ الفرقان جنوری ۱۹۶۹ء)

تحریک جدید کی غرض

○ "آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔"

(از خطبہ ۱۶- نومبر ۴۳ء
حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شمالی کوریا پر پابندیاں بے اثر ثابت ہونگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کے وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس بات کا کوئی حتمی یقین نہیں ہے کہ شمالی کوریا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا کوئی فائدہ ہو گا۔ شمالی کوریا کے خلاف یہ پابندیاں اس کے متنازعہ ایٹمی پروگرام کی وجہ سے عائد کی جانی متوقع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ یقین نہ ہونے کے باوجود کہ اس سے کوئی فائدہ ہو گا یہی قدم ہے جو مناسب ہے۔ مسٹر کرسٹوفر نے فرانس میں کہا کہ فرانسیسی حکومت امریکی حکومت کے موقف کی تائید کرتی ہے۔ اس کے علاوہ چین اور روس کے بارے میں بھی تائید حاصل ہونے کی امید ہے۔ ان پابندیوں کی وجہ یہ ہے کہ شمالی کوریا نے اپنے دو متنازعہ ایٹمی ری ایکٹروں واقع یانگ بیان کا معائنہ کرانے سے انکار ہے یہ ری ایکٹر دارالحکومت پیانگ یانگ سے شمال کی طرف واقع ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ چینی رہنماؤں سے میری جو بات چیت ہوئی ہے اس کی روشنی میں میں یہ کہہ سکتا ہوں ان کے بھی وہی مفادات ہیں جو ہمارے ہیں۔

چین کو عمومی طور پر کیمونسٹ نظام رکھنے والے شمالی کوریا کے بہت زیادہ قریب سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ شمالی کوریا دنیا سے اتنا الگ تھلگ ہے کہ اس پر اقتصادی پابندیاں زیادہ اثر نہیں کریں گی۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ روس نے اس معاملے پر غور کرنے کے لئے جس بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز پیش کی ہے وہ بھی ہمارے موقف کی تائید ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ شمالی کوریا کے ایسے بیانات سے مشتعل نہیں ہو گا جن میں اس نے کہا ہے کہ وہ این پی ٹی سے نکل جائے گا۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم ایسی باتیں سنتے ہی رہتے ہیں۔

عراقی کُرد

دو سال گزرے ہیں کہ عراقی کردوں نے امریکہ کی قیادت میں اس کے اتحادیوں کی حفاظت میں خود مختاری کی زندگی شروع کی ہے۔ مگر اس خود مختاری کو اب اس لئے خطرات لاحق ہو گئے ہیں کیونکہ اس علاقے کی معیشت خطرناک حد تک خراب ہو گئی ہے۔ عراقی کرد جمہوری انداز میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن جمہوری طور پر منتخب کردہ حکومت عراق پر عائد اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے اپنے علاقے کی معیشت درست نہیں کر سکی۔ اس علاقے میں اب مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ ٹیچروں نے سٹرائک کر دی ہے۔

ان کردوں کی آبادی ۳۵ لاکھ ہے۔ انہوں نے ۱۹۹۱ء میں عراقی صدر صدام حسین کے خلاف بغاوت کی تھی اس وقت صدر صدام حسین خلیج کی جنگ کی شکست کے زیر اثر تھے۔ لیکن گزشتہ سال کی بے روزگاری قیمتوں میں دو سو فیصد اضافہ کی وجہ سے کردوں نے اپنے سیاسی اور اقتصادی مستقبل کے بارے میں مایوسی کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ چونکہ کردوں کو اپنی کرنسی چھاپنے کا اختیار نہیں ہے اس لئے وہ بدستور عراقی دینار کو استعمال کرتے ہیں جس کی قیمت گزشتہ سال یکایک بے حد گر گئی تھی اور اس کی وجہ سے دو لاکھ کرد سرکاری ملازمین کی آمدنیوں پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ ایک ٹیچر کی تنخواہ اس وقت ۴ امریکی ڈالر کے برابر ہے جب کہ ۳۰ انڈوں کے بیگ کی قیمت اس تنخواہ کا ایک تہائی ہے اور ایک کلو ٹماٹر کی قیمت اس تنخواہ کا ۱/۶ حصہ ہے۔

کردوں پر یہ مشکل بھی آپڑی ہے کہ ان کے دو دشمن ہمسایوں ایران اور ترکی نے اپنے بارڈرز سے ہر قسم کی سہولت ان کے لئے بند کر رکھی ہے۔

لیکن کردوں کا زیادہ اعتراض یہ ہے کہ کرد گورنمنٹ کو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کا ان پر سختی سے اطلاق نہیں کیا جائے گا اس کے باوجود یہ پابندیاں ان پر بھی اسی سختی سے نافذ کی جا رہی ہیں جتنی سختی سے عراق پر کی جاتی ہیں۔

کردستان میں ایک بہت بڑی سگریٹ ساز کمپنی ہے جس میں ۹۰۰ کرد کام کرتے ہیں یہ فیکٹری ایک سال سے خاموش ہے حالانکہ اس کے پاس تمباکو' کاغذ' ایلومینیم فوئل وغیرہ کا ذخیرہ تین سال کے لئے کافی ہے لیکن صرف فلٹر نہیں ہے۔ اور وہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باعث جرمنی سے منگوایا نہیں جا سکتا۔ لہٰذا فیکٹری اور اس کے ملازمین سب بے کار بیٹھے ہیں۔

یاسر عرفات / فلسطینی قیدی

پی ایل او کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے اڑھائی ہزار فلسطینی قیدیوں کی مشروط رہائی کو مسترد کر دیا ہے۔ جس میں ان قیدیوں پر یہ پابندی لگائی جانی تھی کہ وہ رہائی کے بعد خود مختار علاقے غازہ ہی میں قیام کریں گے اور ایسا اس وقت تک ہو گا جب تک ان کی سزا کی معیاد ختم نہ ہو جائے۔ اس دوران یہ لوگ پولیس کی تحویل میں تو نہ ہوں گے لیکن غازہ پٹی میں بہرحال موجود رہیں گے۔ مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ خود مختاری کا جو معاہدہ اسرائیل کے ساتھ طے پایا ہے اس میں کہا گیا ہے پانچ ہزار فلسطینی قیدیوں کو بغیر کسی شرط کے رہا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قیدیوں نے بھی اس شرط کو مسترد کر دیا ہے۔

پی ایل او کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ اسرائیل اڑھائی ہزار قیدیوں کو اس شرط پر رہا کرنے کو تیار تھا کہ ان کو غازہ پٹی میں رکھا جائے گا۔ لیکن اس شرط کے ماننے سے انکار کے بعد ان کو رہا نہیں کیا گیا۔

اسرائیلی جیلوں میں آٹھ ہزار فلسطینی ابھی تک قید ہیں۔ فلسطینی اسرائیل معاہدے کے تحت ان میں سے ۵ ہزار کو پانچ ہفتوں میں رہا کیا جانا تھا اس معاہدے پر ۴ مئی کو دستخط ہوئے تھے۔ ابھی تک صرف ۷۰۰ اقیدی رہا ہوئے ہیں۔

ویت نامی وزیر اعظم کی فوج سے اپیل

ویت نام کے وزیر اعظم وو وان کیٹ نے ملک کی طاقتور فوج سے کہا ہے کہ وہ عوام کو اس بہت ساری زمین میں سے کچھ حصہ واپس لوٹا دے جو فوج کے زیر قبضہ ہے۔ جس میں بہت سی ائر بیس بھی شامل ہیں۔ مسٹر کیٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ فوج نے ناجائز طور پر بہت بڑی مقدار میں زمین فوجی افسروں کو ذاتی اور فوجی مقاصد کے لئے دے رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے بڑے فوجی ہوائی اڈے اور بندرگاہیں اب ہماری دفاعی ضروریات نہیں ہیں۔ یہ مقامی انتظامیہ کو واپس کر دینی چاہئیں تاکہ حکومت اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کر سکے۔ ویت نام کی فوج میں گزشتہ ۴ سال میں بڑی کمی کی گئی ہے اور اب فوج اپنا تاثر بہتر بنانے کے لئے سویلین تعمیراتی اور دیگر منصوبوں میں امداد کر رہی ہے وزیر اعظم نے زمین کے فوجی استعمال کو زمین کا ضیاع قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ فوج نے ان زمینوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جب ریاست کو زمین کی ضرورت ہو تو اسے یہ زمین بغیر کسی معاوضہ کے مانگنے کے واپس ملنی چاہئے۔

بعض دیگر ملکوں کی طرح ویت نام میں بھی آیوڈین کی کمی بہت بڑے امراض کا موجب ہے۔ قریباً ملک کے ۹۴ فیصد افراد آیوڈین کی کمی کا شکار ہیں۔ اس کا زیادہ تر شکار وہ اقلیتی طبقات ہیں جو پہاڑوں میں رہتے ہیں' ان میں سے ۶۰ فیصد لوگ گلہڑ کی بیماری کا شکار ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

قوم و ملک کی انتہائی بے لوث اور بے حد مخلصانہ خدمت میں برابر مصروف تھا اور آزادی ہند کے معرکہ میں ایک انقلابی اور فیصلہ کن کردار ادا کر چکا تھا۔ مسلمانان ہند کے مقبول اور محبوب سیاسی رہنما کی دعوت پر لبیک کہتا ہوا ۱۷ جون ۱۹۴۷ء کو بھوپال سے دہلی پہنچ گیا۔

قائداعظم نے دوران ملاقات آپ کو حد بندی کمیشن کے سامنے پنجاب مسلم لیگ کی وکالت کا اہم اور نازک فریضہ سونپا۔ اور بتایا کہ اگر کمیشن میں کوئی باہمی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو پھر یہ معاملہ ایک آزاد ثالث کے ذریعہ سے طے کرایا جائے گا۔ قائداعظم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وہ پاکستان دستور اسمبلی کے لئے ہندوستان سے ایک ماہر دستور اور ایک عمدہ ڈرافٹسمین بھی ساتھ لائیں جو اس سلسلہ میں مفید کام کر سکے۔

چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے قائداعظم سے ملاقات کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ مسلم لیگی کارکنوں کو باؤنڈری کمیشن کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات دیں اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق جون کے آخری ہفتہ میں انگلستان تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کے اہم اجلاس میں شرکت اور مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ اور دوسرے برطانوی افسروں سے مذاکرات کے بعد ۱۱ جولائی کو انگلستان سے روانہ ہو کر ۱۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو لاہور پہنچے اور اگلے روز حد بندی کمیشن کے پہلے اجلاس میں شریک ہوئے جس میں فیصلہ ہوا کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے میمورینڈم ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو چار بجے دوپہر تک پیش کر دیں۔

چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے تین چار روز کے مختصر وقت میں مسلم لیگ کا محضر نامہ کن مشکلات کے ہجوم میں لکھا' کمیشن کے صدر ریڈ کلف نے کیا طرز عمل اختیار کیا' اور پھر کس طرح انصاف کا خون کیا اس کی تفصیل اگلے اوراق میں چوہدری صاحب کے الفاظ میں آرہی ہے۔ اس مقام پر آپ کے لکھے ہوئے حقیقت افروز محضر نامے کا ترجمہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ حد بندی کمیشن میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ (یہ اللہ نے چاہا تو بعد میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بیگم سیال صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن عبدالمجید سیال صاحب (وفات یافتہ) اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۸ اور ۹ جون کی شب کو بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پاگئیں۔ بعد جنازہ ان کی میت ربوہ لائی گئی جہاں بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بعد عصر جنازہ پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ ڈاکٹر حافظ عبدالجلیل خان صاحب شاہ جہان پوری کی بڑی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۱۔ جماعت کے ایسے ذہین' ہونہار' دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوادیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کار[روا]ئی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد/[سرپرست] کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲۔ قرآن [ک]ریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہے اور عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ = اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلباء کے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کر دی جاتی ہے اور پھر بحصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے حسب ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضل خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر دعا ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ وفات یافتگان کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ہر وعدہ معیاری ہو۔ مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید

بقیہ صفحہ ۱

ہے (اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے)

تقویٰ اختیار کرو اور پورے پورے پرہیزگار بن جاؤ مگر یہ سب کچھ اللہ توفیق دے تو حاصل ہوتا ہے۔ ہم تو انباروں کے انبار ہر روز معرفت کے پیش کرتے ہیں۔ گو فائدہ تو ہوتا ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہو۔ اور بہتوں کو ہو۔ خدا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

(از خطبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

○ سالانہ امتحان خدام الاحمدیہ پاکستان ۲۴۔ جون ۱۹۹۴ء۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

ھوالشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کی دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل Digest Curative Smell اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت :۔ فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی ساتہ کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی :۔ فی سمیل :۔ پانچ ڈالر $5
مکمل پرس چالیس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)
موجد :۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون :۔ سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 60(

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جاسکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- جون-1994ء
گرمی دوبارہ زیادہ ہونا شروع ہوگئی ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ "روئی سکینڈل" کے متعلق قائد حزب اختلاف کے الزامات کی تحقیقات کے لئے انہوں نے کیس عدالت میں دائر کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مہران بینک کمیشن بھی جلد بن جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن لیڈر بخوشی میری زمینوں پر جائیں۔ لوگوں میں اشتعال تھا انہیں پر امن رہنے کے لئے کہا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ قیمتوں میں اضافہ کرنے والوں کا آہنی ہاتھ سے قلع قمع کریں۔ اور مارکیٹ میں اشیائے صرف کی مقررہ قیمتوں پر فروخت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے مزید حکم دیا ہے کہ گندم چینی اور زرعی اجناس بھارت سمگل کرنے والے سمگلروں کو گرفتار کیا جائے۔

○ سابق وزیر اعظم اور موجودہ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے اپنے خلاف مقدمات کے قانونی اور آئینی جواز کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے رٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت سیاسی انتقامی کارروائی کا نشانہ بنانے کے لئے انہیں مختلف جھوٹے مقدمات میں الجھا رہی ہے۔ جس کا مداوا کیا جائے۔

○ قومی اسمبلی میں پتھاریداروں اور دہشت گردوں کی فہرست پیش کرنے پر ہنگامہ ہو گیا۔ پاکستان مسلم لیگ کے رہنما چوہدری نثار علی خان نے یہ لسٹ پیش کرنا چاہی تو سپیکر نے کہا کہ پہلے ان کو یہ لسٹ دکھائی جائے۔ لیکن اجلاس کے اختتام تک یہ لسٹ پیش نہ کی گئی جس پر سپیکر نے رولنگ دی کہ یہ لسٹ کسی اخبار کو چھاپنے کا اختیار نہیں۔ اس لسٹ میں فوج کو مطلوب ۲۷ بڑی مچھلیوں کے نام بھی شامل ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں ۲۷ پتھاریداروں اور دہشت گردوں کی لسٹ پیش کئے جانے کے معاملے پر بعض ارکان اسمبلی نے شدید احتجاج کیا۔ اور اس فہرست کو نواز دور کی فراڈ کارروائی قرار دیا۔ آصف زرداری نے کہا کہ میں اس فہرست سے اتفاق نہیں کرتا اگر میں مجرم تھا تو پہلے کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم فہرست بنائیں گے جو حقیقت پر مبنی ہوگی۔

○ حکومت پنجاب نے نواز دور میں دئے گئے پلاٹوں کی تحقیقات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت نے نواز دور کے سیکرٹریوں اور دیگر متعلقہ حکام کو بطور گواہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ان افسروں کی فہرستیں بھی تیار کرلی گئی ہیں جو ایسے اداروں میں تعینات تھے۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے بتایا کہ بجٹ میں ترامیم کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں موجود ابہام اور تضادات کو دور کیا جائے گا کچھ اعداد و شمار بجٹ میں غلط شائع ہو گئے ہیں اور بعض کی غلط رپورٹنگ ہوئی ہے ان سب کی تصحیح کی جائے گی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ڈیوٹی فری شاپس کی بندش کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور حزب اختلاف کے قائد محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میرا مقابلہ انگریز کے پاؤں چاٹنے والے سیاست دانوں سے ہے۔ اب یہ لوگ پاکستان کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسان بینک بنانے والے پہلے مہران بینک کا حساب دیں۔

○ حکومت پنجاب نے بلدیاتی اداروں میں انتخابات الیکشن کمیشن کی مقررہ تاریخ ۲۷ جولائی کو کرانے کے لئے غور شروع کر دیا ہے جس کا حتمی اعلان چند روز میں کر دیا جائے گا۔

○ عشرہ محرم الحرام میں امن عامہ کے پیش نظر شورکوٹ اور گڑھ مہاراجہ میں فوج طلب کرلی گئی ہے۔

○ جرمن وزارت خارجہ نے پاکستان کو حساس برآمدات کی باقاعدہ تحقیقات کی تصدیق کر دی ہے معلوم ہوا ہے کہ جرمن حکام ان کمپنیوں کے بارے مین تفتیش کر رہے ہیں جنہوں نے پاکستان کو ضروری دستاویزات اور جوہری پروگرام میں آنے والے آلات فروخت کئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فی الحال فرد جرم عائد نہیں کی گئی۔

○ سابق سیکرٹری خارجہ پاکستان شہریار خان نے جرمنی سے حساس برآمدات کے متعلق کہا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی خفیہ خریداری نہیں ہوئی ہم جو کچھ خریدتے ہیں کھلم کھلا سربازار خریدتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ اس سارے قصے میں کوئی صداقت نہیں۔

○ سندھ اسمبلی نے کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف متفقہ قرارداد منظور کرلی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ کالاباغ ڈیم عمومی طور پر پاکستان خصوصاً سندھ کے مفاد کے خلاف ہے۔ سندھ کو نقصان پہنچے گا تو ملک کے لئے خطرناک ہوگا۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم بنانے کے لئے اپوزیشن سمیت تمام طبقوں کو اعتماد میں لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت نے اسے غیر ضروری طور پر متنازعہ بنا دیا تھا لیکن موجودہ حکومت اس سلسلے میں رائے عامہ ہموار کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ قومی معیشت کو بچانے کے لئے ہم مزید ڈیم بنائیں گے۔ اور توانائی کے سلسلے میں نجی شعبے کو سرمایہ کاری کے لئے مزید مراعات دی جائیں گی۔

○ وزیر داخلہ سردار آصف احمد علی نے قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف کو دعوت دی ہے کہ وہ اہم قومی معاملات پر اتفاق رائے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر اور ایٹمی مسئلہ پر بات چیت کے لئے وہ نواز شریف کے گھر جانے کو تیار ہیں انہوں نے کہا کہ میں نواز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ وزارت خارجہ' آئین' ملکی سلامتی اور خارجہ امور پر اتفاق رائے کے لئے حکومت سے مذاکرات کریں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ریٹائرج جج محمد منیر خان اور وفاقی شرعی عدالت کے موجودہ جج محمد الیاس کو سپریم کورٹ آف پاکستان کا جج بنا دیا گیا ہے۔

○ حسن عابدی سمیت بی سی سی آئی کے ۱۲۔ سابق اعلیٰ عہدیداروں کو فراڈ کے الزام میں ۳ سے ۱۴ سال تک قید کی سزائیں متحدہ عرب امارات کی ایک عدالت نے سنائی ہیں۔ ان میں بیشتر پاکستانی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پلاٹ سکینڈل میں منظور ملک اور ان کی اہلیہ کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرلی ہے۔

○ حکومت کی طرف سے نویں اور دسویں محرم کو ملک میں بھر عام تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالمجید ٹوانہ نے پلاٹ کیس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سابق وزیر اعظم جتوئی اور قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کو نوٹس جاری کردئے ہیں۔

○ بون میں پاکستانی سفارت خانے کے ایک اعلیٰ اہل کار نے کسی پاکستانی سفارت کار کے جدید آلات پاکستان بھجوانے میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ سفارتی اہل کار کا کہنا ہے کہ جرمن ٹی۔ وی۔ کی رپورٹ بھارتی پراپیگنڈے کے زیر اثر نشر کی گئی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے زیر حراست ۵۔ کشمیریوں کو شہید کر دیا۔ وادی کے مختلف مقامات پر جھڑپوں میں فریقین کا بھاری جانی نقصان ہوا۔ ان جھڑپوں میں ۸ حریت پسند شہید اور ۱۵ بھارتی فوجی مارے گئے۔ حریت پسندوں نے بخشی سٹیڈیم پر راکٹ داغے جس سے متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

○ رکن سندھ اسمبلی میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ میں پیپلز پارٹی کو آمریت کا ساتھ دینے والوں سے پاک کرنے پر توجہ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے خلاف طاقت کا استعمال درست نہیں۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ فاروق لغاری صدارت سے استعفیٰ دے کر عدالت میں جائیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے ان کی جماعت مہاجروں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا معاملہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اٹھائے گی۔

○ صدر فاروق لغاری نے امریکہ اور روس سے کہا ہے کہ وہ بھارت کو دور مار میزائل نصب کرنے سے روکیں۔ پریسلر ترمیم کی طرح پرتھوی میزائل بھی پاکستان کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

سکنی پلاٹ برائے فروخت

① قطعہ نمبر ½ دارالصدر غربی ربوہ میں سے ۹ مرلہ کا کارنر پلاٹ جسکے دونوں طرف ۵۰ فٹ چوڑی سڑکیں ہیں۔
② دوسرا پلاٹ ½24 مرلہ جس کے دونوں طرف ۵۰ چوڑی سڑکیں ہیں۔
بجلی کا کنکشن منظور شدہ ہے۔ سوئی گیس پائپ لائن دونوں پلاٹس کے دونوں طرف سے گزر رہی ہے، کسی وقت بھی کنکشن حاصل کیا جا سکتا ہے۔ زیر زمین میٹھا پانی ہے
خلیل احمد، محمد اکرام ۵/۰ مجید احمد چوہدری 17/11 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون: 212440

اہلیان ربوہ کیلئے خوشخبری

مشہور زمانہ علمی۔ ادبی۔ ثقافتی۔ معلوماتی نیشنل۔ انٹرنیشنل۔ ہفتہ وار و ماہنامہ رسالہ جات از قسم ڈائجسٹ۔ اخبار جہاں خواتین۔ رسالہ جات کی خریداری و مستقل بکنگ کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

چوہدری مہرالدین اینڈ سنز
بک سیلر اینڈ سٹیشنرز اقصیٰ روڈ ربوہ